Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۶ | ۱۴ شوال ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۹ تبوک ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۱۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ تبوک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار شیخ محمد یوسف سیکرٹری ضیافت گول منشی محلہ لائلپور)

بہاولنگر سے مکرم مبارک احمد صاحب گوہر نے لکھا ہے کہ ان کا بچہ فالج کی وجہ سے بیمار ہے احباب سے اس کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

تحقیقِ ربا کمیٹی کا قیام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۵ ۹/۷۷ کو ربا کے بارہ میں مکمل تحقیق اور مفصل رپورٹ پیش کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اراکین کی کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔ ایسے احباب جنہیں عالمی مالی نظام ربا کے اثرات کی تحقیق سے دلچسپی ہے وہ معلومات بہم پہنچا کر سیکرٹری کمیٹی کی مدد فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اراکین کمیٹی:۔

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب صدر
خاکسار مبارک احمد طاہر سیکرٹری
محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ امریکہ
" منور احمد صاحب سعید۔ امریکہ
" میاں غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
" سید امین احمد صاحب۔ کراچی
" مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی
" میجر منظور الحسن صاحب۔ ربوہ
" مولوی محمد احمد صاحب جلیل۔ ربوہ

خاکسار مبارک احمد طاہر
سیکرٹری کمیٹی

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں کا ہر لحظہ یادِ الٰہی میں گزرتا ہے وہ ایک دم کیلئے بھی اس سے غافل نہیں ہوتے

وہ نماز کی محافظت کرتے ہیں اور اسے اپنی جان کی طرح عزیز رکھتے ہیں

"والّذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون یعنی ... (مومن) اپنی نمازوں پر آپ محافظ اور نگہبان ہیں (یعنی وہ کسی دوسرے کی تذکیر اور یاددہانی کے محتاج نہیں رہے بلکہ کچھ ایسا تعلق ان کو خدا سے پیدا ہو گیا ہے اور خدا کی یاد کچھ اس قسم کی محبوب طبع اور مدار آرام اور مدار زندگی ان کے لئے ہو گئی ہے کہ وہ ہر وقت اس کی نگہبانی میں لگے رہتے ہیں اور ہر دم ان کا یادِ الٰہی میں گذرتا ہے اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی خدا کے ذکر سے الگ ہوں۔

اب ظاہر ہے کہ انسان اسی چیز کی محافظت اور نگہبانی میں تمام تر کوشش کر کے ہر دم لگا رہتا ہے جس کے گم ہونے میں اپنی ہلاکت اور تباہی دیکھتا ہے جیسا کہ ایک مسافر جو ایک بیابان بے آب و دانہ میں سفر کر رہا ہے جس کے صدہا کوس تک پانی اور روٹی ملنے کی کوئی امید نہیں وہ اپنے پانی اور روٹی کی جو ساتھ رکھتا ہے بہت محافظت کرتا ہے اور اپنی جان کے برابر اس کو سمجھتا ہے کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے ضائع ہونے میں اس کی موت ہے۔

پس وہ لوگ جو اس مسافر کی طرح اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں اور گو مال کا نقصان ہو یا عزت کا نقصان ہو یا نماز کی وجہ سے کوئی ناراض ہو جائے نماز کو نہیں چھوڑتے اور اس کے ضائع ہونے کے اندیشہ میں سخت بے تاب ہوتے اور پیچ و تاب کھاتے گویا مرے ہی جاتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی یادِ الٰہی سے الگ ہوں وہ درحقیقت نماز اور یادِ الٰہی کو اپنی ایک ضروری غذا سمجھتے ہیں جس پر ان کی زندگی کا مدار ہے اور یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبتِ ذاتیہ کا ایک افروختہ شعلہ جس کو رُوحانی وجود کے لئے ایک رُوح کہنا چاہیئے ان کے دل پر نازل ہوتا ہے اور ان کو حیاتِ ثانی بخش دیتا ہے اور وہ رُوح ان کے تمام وجودِ رُوحانی کو روشنی اور زندگی بخشتی ہے تب وہ نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے خدا کی یاد میں لگے رہتے ہیں بلکہ خدا ... ان کی رُوحانی زندگی کو جس سے وہ پیار کرتے ہیں اپنی یاد کی غذا سے وابستہ کر دیتا ہے ... جس کو دوسرے لفظوں میں نماز کہتے ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۵)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ تبوک ۱۳۵۶ھش
۲۹ ستمبر ۱۹۷۷ء

حصولِ فضل کی ایک نسبتاً آسان راہ

نجات اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو اور وہ رجوع برحمت نہ ہو کوئی شخص بھی گناہوں سے نجات حاصل کر کے انعاماتِ الٰہیہ کا مورد نہیں بن سکتا۔

حصولِ فضل کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو راہیں مقرر کی ہیں۔ ان میں ایک راہ زہد نفس کشی اور مجاہدہ کی راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس راہ کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝
(النجم آیات ۳۹ تا ۴۲)

ترجمہ:- کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتی اور انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور وہ اپنی کوشش کا نتیجہ ضرور دیکھ لے گا اور اُسے (اپنی کوشش کی جتنی بھی وہ ہو) پوری جزا مل جائے گی۔

یہ واضح کرنے کے بعد کہ آدمی جتنی کوشش یعنی مجاہدہ کرے گا اس کے مطابق ہی وہ خدا کے فضل کو جذب کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ وہ اسی دنیا میں اپنے ربّ کو پا لے اور اس سے اس کی ملاقات ہو جائے اور خدا تعالیٰ اُسے اپنے بے حساب فضلوں سے نوازے اور وہ اُس کی نگاہ میں حقیقی طور پر نجات یافتہ شمار ہو تو اسے اپنی استعداد کی آخری حد تک مجاہدہ کرنا ہوگا یعنی اس حد تک کہ اس راہ میں اس کی ہڈیاں تک گھل جائیں چنانچہ فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝
(الانشقاق آیت ۷)

ترجمہ:- اے انسان! تو اپنے ربّ کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر (کہیں جا کر) اس سے ملنے والا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ انسان جب نفس کشی اور مجاہدہ کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے یعنی اپنی استعداد کی آخری حد تک مسلسل مجاہدہ کرتا چلا جاتا ہے تب کہیں جا کر وہ اس قابل ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو پورے طور پر جذب کر کے حقیقی معنوں میں نجات یافتہ قرار پا سکے۔ البتہ اس کی راہ میں انسان خلوصِ نیت کے ساتھ جو کوشش بھی کرتا ہے وہ ضائع نہیں جاتی اس کا اسے اجر ضرور ملتا ہے جیسا کہ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ (الزلزال آیت ۸) سے ظاہر ہے۔ اور جو لوگ پورا پورا مجاہدہ کرتے ہیں اور اپنی استعداد کی آخری حد تک اپنے مجاہدہ کو جاری رکھتے ہیں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے انہیں وہ ضرور اپنے فضل سے نوازتا ہے یعنی حقیقی نجات کا وارث بناتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:-

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (العنکبوت آیت ۷۰)

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور اللہ یقیناً نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

ان جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ حصولِ فضل کی ایک حتمی اور یقینی راہ یہ ہے کہ انسان اس کے لئے خدا کی راہ میں مجاہدہ کرے اور اسے اپنی استعداد کی آخری حد تک پہنچائے۔ اس راہ سے انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے اور ضرور کرتا ہے لیکن اس راہ میں بے انتہا مشقت اُٹھانا پڑتی ہے اور اپنی ہڈیوں کا گودا گھلانا پڑتا ہے۔ یقیناً مبارک ہیں وہ لوگ جو مجاہدات کے ذریعہ خدا کو پاتے اور اس کے فضل کو جذب کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ وہی ہیں جو بڑے سے بڑے درجات خدا کی جناب سے پاتے ہیں اور انہیں قبولیت عطا کی جاتی ہے۔

مجاہدات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حصولِ فضل کی ایک اور راہ بھی رکھی ہے جو اتنی زیادہ مشقت طلب نہیں ہے اور وہ ہے قضاء و قدر کی راہ۔ خدا تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت مومنوں پر بعض ابتلاء وارد کرتا ہے اور غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ وہ صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنے آپ کو اس کے افضال و انعامات کا مورد بنائیں اور اس طرح حقیقی نجات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ حصولِ فضل کی اس راہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ (البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

ترجمہ:- اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے۔ اور (اے رسول!) تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے (جن پر اگر) کوئی مصیبت آئے تو (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اُن کے ربّ کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ امن و عافیت کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا جو فضل اور جو رحمت سالکوں کو جان جوکھوں میں ڈال کر بڑے مشقت طلب مجاہدات کے بعد ملتی ہے وہ بعض مومنوں کو قضاء و قدر کے تحت وارد ہونے والے مصائب کو صبر سے برداشت کرنے کے نتیجہ میں مل جاتی ہے۔ اگر مومن صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں تو حصولِ فضل کی یہ راہ جو قضاء و قدر کے ذریعہ ان کے واسطے کھولی جاتی ہے مجاہدات کے مقابلہ میں آسان ہوتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حصولِ فضل کی ان راہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یاد رکھو خدا کے فضل کے حاصل کرنے کے دو راہ ہیں۔ ایک تو زہد نفس کشی اور مجاہدات کا ہے اور دوسرا قضاء و قدر کا۔ لیکن مجاہدات سے اس راہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ اس میں انسان کو اپنے ہاتھ سے اپنے بدن کو مجروح اور خستہ کرنا پڑتا ہے۔ عام طبائع بہت کم اس پر قادر ہوتی ہیں کہ وہ دیدہ و دانستہ تکلیف جھیلیں۔ لیکن قضاء و قدر کی طرف سے جو واقعات اور حادثات انسان پر آکر پڑتے ہیں وہ ناگہانی ہوتے ہیں اور جب آ پڑتے ہیں تو قہر درویش بر جان درویش اُن کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے جو کہ اس کے تزکیۂ نفس کا باعث ہو جاتا ہے جیسے شہداء کو دیکھو کہ جنگ کے بیچ میں لڑتے لڑتے جب مارے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے نزدیک کس قدر اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ یہ درجاتِ قرب بھی اُن کو قضاء و قدر سے ہی ملتے ہیں۔ ورنہ اگر تنہائی میں اُن کو اپنی گردنیں کاٹنی پڑیں تو شاید بہت تھوڑے ایسے نکلیں جو شہید ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ صابروں کو بشارت دیتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ اس کا یہی مطلب ہے کہ قضاء و قدر کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کے نقصان پہنچتے ہیں اور پھر وہ صبر کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی عنایتیں اور رحمتیں ان کے شاملِ حال ہوتی ہیں کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ ان کو بہت ملتا ہے لیکن اہل اللہ کو یہ دونوں نصیب ہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲)

مامورین الٰہی اور ان کے متبعین بھی شہداء ہی کے حکم میں ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اُن پر ابتلاء وارد کر کے اُنہیں اپنے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا مورد بناتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور
آپ کا عہد مبارک

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

فرقہ احمدیہ کا نام :

بیسویں صدی کے آغاز (۱۹۰۱ء) میں سرکاری طور پر مردم شماری ہونے والی تھی۔ اس لئے آپؑ نے ۴ر نومبر ۱۹۰۰ء کو اشتہار دیا کہ آنحضرتؐ کا جمالی اسم مبارک "احمد" تھا اس مناسبت سے جماعت کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جاتا ہے۔

"تا اس نام کو سنتے ہی ہر شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔"

مصالحت کی پیش کش :

۵ر مارچ ۱۹۰۱ء کو آپؑ نے بذریعہ اشتہار مخالف علماء کو صلح کی مخلصانہ پیشکش کی کہ فریقین سخت زبانی سے پرہیز کرنے اور تہذیب و شائستگی کا التزام کرنے کا معاہدہ کریں اور میں اپنی جماعت کے اہل قلم کی طرف سے اس کی پابندی کا انتظام کروں گا۔ افسوس علماء زمانہ نے امام الزمانؑ کی یہ دعوت نہایت بیدردی سے ٹھکرا دی اور کہا کہ جب تک مرزا صاحب اپنی سب کتابوں کو نذر آتش کر کے اپنی دعوت پر علماء سے معافی نہ مانگیں صلح نہیں ہو سکتی۔ نیز دعا کی کہ مصالحت کی ضرورت ہی کیا ہے۔ خدا اس فرقہ کو عنقریب صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دے گا۔

"ریویو آف ریلیجنز" کا اجراء :

۱۹۰۲ء میں آپؑ کے حکم سے اردو اور انگریزی میں رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" جاری کیا گیا۔ جس سے مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کا نیا دور شروع ہوا۔ اس رسالہ نے اسلامی انقلاب کا ماحول پیدا کر دیا۔ کونٹ ٹالسٹائی اور یورپ و امریکہ کے بعض دوسرے چوٹی کے غیر مسلم مفکرین اس کے مضامین پڑھ کر اسلام کے پاک اصولوں کی عظمت کے قائل ہو گئے۔

مرکز احمدیت سے دوسرے اخبارات و رسائل :

مرکز احمدیت سے اب تک صرف اخبار "الحکم" (۱۸۹۸ء) سے جاری تھا لیکن ریویو آف ریلیجنز کے اجراء کے کچھ ماہ بعد اکتوبر ۱۹۰۲ء سے "البدر" کے نام سے دوسرا ہفت روزہ بھی چھپنے لگا۔ ان دونوں اخبارات کو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا دست و بازو قرار دیا اور یہ زمانۂ مسیح موعودؑ کی تاریخ کے اکثر و بیشتر امین و پاسبان ثابت ہوئے۔ یکم مارچ ۱۹۰۶ء سے رسالہ "تشحیذ الاذہان" نکلنے لگا جس سے اندرون ملک احمدی علم کلام کی دھوم مچ گئی۔ اسی سال رسالہ "تعلیم الاسلام" بھی قادیان سے نکلنا شروع ہوا جس کی اصل غرض تفسیر قرآن تھی۔

جماعت کی حیرت انگیز ترقی :

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پا کر قبل از وقت بتا دیا تھا کہ ملک طاعون کی لپیٹ میں آنے والا ہے اور اس مصیبت سے اللہ تعالیٰ آپؑ کو اور آپؑ کی مخلص جماعت کو خارق عادت طور پر محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ ۱۹۰۲ء میں طاعون نے ہر طرف ایک قیامت برپا کر دی۔ لیکن مخلصین جماعت اور بالخصوص آپؑ کا "الدار" اس کے حملہ سے بالکل محفوظ رہا۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھ کر بے شمار سعید روحیں آپؑ پر ایمان لے آئیں۔ "دافع البلاء" اور "کشتی نوح" اسی دور کی یادگار تصانیف ہیں۔

"اعجاز احمدی"

۸ر سے ۱۲ر نومبر ۱۹۰۲ء یعنی صرف چار دن میں آپؑ نے مباحثہ مد امرتسر کے جواب میں ایک مضمون اور ایک اعجازی قصیدہ لکھا اور ۱۵ر نومبر کو شائع کیا اور اس کا نام "اعجاز احمدی" رکھا۔ اور فرمایا اگر دوسرے علماء بھی پانچ دنوں میں ایسا عربی قصیدہ مع اسی قدر اردو مضمون کے شائع کر دیں تو میں بلا توقف ان کو دس ہزار روپیہ دے دوں گا مگر ساتھ ہی یہ پیشگوئی فرمائی کہ یہ کبھی نہ ہو سکیگا

"خدا ان کی قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔"

چنانچہ حضرت سلطان القلمؑ کی یہ پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔

مقدمات کا نیا سلسلہ :

۱۹۰۳ء سے ۱۹۰۵ء تک آپ کو مقدمات کے ایک نئے سلسلہ سے دوچار ہونا پڑا جس کے نتیجہ میں آپؑ کو جہلم کا سفر کرنا پڑا جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبردست مقبولیت بخشی اور ہزاروں لوگ آپؑ کی جماعت میں داخل ہوئے۔ جہلم کے مقدمہ میں بریت ہوئی مگر جلد ہی مولوی کرم دین آف بھیں نے جہلم کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا۔ چونکہ جون ۱۹۰۳ء میں منتقل ہو کر گورداسپور میں ایک متعصب آریہ چندو لال کی عدالت میں آ گیا۔ آریوں نے جو قتل لیکھرام کے بعد آپؑ کے خون کے پیاسے ہو چکے تھے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور چندو لال سے مل کر آپ کی قید کا دوبارہ منصوبہ بنایا مگر لالہ چندو لال تو بالآخر خدا کی قہری تجلی کا شکار ہوا اور آپ ہائی کورٹ میں باعزت طور پر بری کر دیئے گئے۔ یہ ۷ر جنوری ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے۔

منارۃ المسیح کی بنیاد :

۱۳ر مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ حضورؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تکمیل کے لئے منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس کی تکمیل خلافت ثانیہ کے اوائل میں ہوئی۔

ڈوئی اور پگٹ سے متعلق جلالی پیشگوئیاں :

ان دنوں امریکہ میں ڈوئی اور یورپ میں پگٹ نے دعویٰ پیغمبری کر رکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قبل از وقت ان کی تباہی کی خبر دی جو لفظی نشان سے پوری ہوئی کہ پوری عیسائی دنیا دنگ رہ گئی۔ ڈوئی پر فالج کا حملہ ہوا اور آپؑ کی آنکھوں کے سامنے بڑے دکھ اور حسرت کے ساتھ ۹ر مارچ ۱۹۰۷ء کو دنیا سے کوچ کر گیا۔ اسی طرح پگٹ بھی کچھ عرصہ گوشۂ گمنامی میں رہ کر اور اپنی ناکامی کا عبرتناک نظارہ دیکھ کر ہمیشہ کیلئے معدوم ہو گیا۔

تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح :

۲۸ر مئی ۱۹۰۳ء کو قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح ہوا۔ اس تقریب پر حضورؑ بیماری کے باعث بنفس نفیس تشریف نہ لا سکے مگر آپؑ نے "بیت الدعا" میں اس کالج کے لئے بہت دعا کی۔ جس کی قبولیت پر تعلیم الاسلام کالج ایک زندہ اور مجسم برہان ہے۔

۳۰۰ سال میں غلبہ احمدیت کی پیشگوئی :

۱۴ر جولائی ۱۹۰۳ء کو حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحبؓ کابل میں شہید کر دیئے گئے۔ جس پر حضورؑ نے "تذکرۃ الشہادتین" تصنیف فرمائی اور اس میں نہایت درد سے حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحبؓ اور حضرت صاحبزادہ شہیدؓ کے دردناک واقعہ شہادت کی تفصیل لکھی اور حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔۔۔

"اے عبد اللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی صدق کا نمونہ دکھایا"

نیز یہ پُرشوکت پیشگوئی فرمائی کہ تین صدیوں کے اندر تمام دنیا میں حقیقی اسلام غالب ہو جائے گا۔ چنانچہ فرمایا :-

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے

ملک کے اہم شہروں میں ایمان افروز لیکچر:

حضرت اقدس علیہ السلام نے ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور اور ۲ نومبر کو سیالکوٹ کے پبلک جلسوں سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ اگلے سال اکتوبر ۱۹۰۵ء میں آخری سفر دہلی کیا۔ جس میں اہل دہلی کو پیغام حق پہنچایا۔ واپسی پر آپ نے لدھیانہ میں ۶ نومبر اور امرتسر میں ۹ نومبر کو لیکچر دیئے۔

قرب وصال کے الہامات:

آپ کو اکتوبر و دسمبر ۱۹۰۵ء میں بذریعہ رؤیا و الہامات یہ خبر دی گئی کہ آپ کا زمانہ وفات قریب ہے جس پر آپ نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں رسالہ "الوصیت" رقم فرمایا اور اس میں اپنی جماعت کو اہم نصائح فرمائیں۔

نظام خلافت کی خبر:

"الوصیت" میں آپ نے خاص طور پر یہ خبر دی کہ قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا بابرکت نظام میرے بعد قیامت تک قائم رہے گا

بہشتی مقبرہ اور صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد:

دسمبر ۱۹۰۵ء میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے ایک بہشتی مقبرہ بھی قائم فرمایا اور اس کی آمد کو اشاعت اسلام کے اغراض پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد رکھی اور سلسلہ کی مالی و انتظامی خدمات اس کے سپرد کیں اور اس کا تفصیلی پس منظر "الوصیت" میں بیان فرمایا۔

مدرسہ احمدیہ کا قیام:

صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ ہی مدرسہ احمدیہ کی داغ بیل دینیات کلاس کی شکل میں ڈالی گئی جو پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے وابستہ تھی۔ پھر خلافت ثانیہ میں ایک مستقل تبلیغی ادارہ میں بدل گئی۔ اور جس کے فرزندوں نے آگے چل کر عالمی سطح پر تبلیغی خدمات سرانجام دیں اور دے رہے ہیں۔ جماعت کے دو جید عالم حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی اسی سال (۱۹۰۵ء میں) انتقال فرما گئے تھے۔ اور قوم میں زبردست خلا پیدا ہو گیا تھا۔ اس خلا کو پر کرنے اور آئندہ علماء پیدا کرنے کے لئے اس مدرسہ کی ضرورت پڑی

حقیقۃ الوحی کی تصنیف و اشاعت:

۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور مسیحیت کی سب سے جامع اور ضخیم کتاب "حقیقۃ الوحی" شائع ہوئی جس کے ساتھ فصیح و بلیغ عربی میں ایک رسالہ "الاستفتاء" بھی شامل کیا۔ جس میں فقہائے ملت خیر الانام کو ان آسمانی تائیدات کی طرف توجہ دلائی جو ہر لحظہ آپ کے شامل حال ہیں۔

وقف زندگی کی پہلی تحریک:

اب جماعت احمدیہ کا حلقہ تبلیغ روز بروز وسیع ہو رہا تھا۔ اس لئے حضور نے ستمبر ۱۹۰۷ء میں وقف زندگی کی پہلی عام تحریک فرمائی جس پر متعدد نوجوانان احمدیت نے کمال ذوق و شوق سے لبیک کہا۔

حضور کا مضمون آریہ سماج کانفرنس میں:

آریہ سماج لاہور نے دسمبر ۱۹۰۷ء میں اپنے جلسہ سالانہ کے ساتھ ایک مذہبی کانفرنس کی جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک پرمعارف مضمون بھی پڑھا گیا۔ جو سراپا امن و آشتی تھا مگر افسوس بدزبان آریہ سماجی نمائندہ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت فحش اور بے باکی سے گالیاں دیں۔ حضرت اقدس کو علم ہوا تو آپ نے اس مجلس میں بیٹھنے والے احمدی وفد پر انتہائی خفگی کا اظہار کیا اور فرمایا:۔

"تمہیں اسی وقت کھڑے ہو جانا چاہیئے تھا اور اس ہال سے باہر نکل آنا چاہیئے تھا اور اگر وہ تمہیں نکلنے کے لئے راستہ نہ دیتے تو پھر ہال کو خون سے بھرا ہوا ہونا چاہیئے تھا۔"

حضور نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ "چشمہ معرفت" کے نام سے ایک لاجواب کتاب لکھی جس کے شروع میں بدباطن آریہ نمائندہ کے اعتراضات کا مسکت جواب لکھا اور علم و معرفت کے دریا بہا دیئے۔ آخر میں اپنا اصل مضمون بھی شائع کر دیا۔ تا موازنہ ہو سکے کہ آپ کے پیش فرمودہ پاک خیالات کے مقابل آریوں نے کس درجہ بے شرمی کا مظاہرہ کیا۔ یہ کتاب ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو اشاعت پذیر ہوئی۔

آپکی زندگی کا آخری جلسہ سالانہ:

۲۶ [illegible] دسمبر ۱۹۰۷ء کو آپ کی زندگی کا آخری جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جس میں آپ نے دو تقاریر فرمائیں جو نہایت بیش قیمت ہدایات پر مشتمل تھیں۔ جلسہ کے پہلے دن حضور سیر کو باہر تشریف لائے تو پروانوں کا ہجوم امڈ آیا جسے دیکھ کر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بے ساختہ کہا:۔

"لوگ بے چارے سمجھے ہیں کیا کریں۔ تیرہ سو سال کے بعد ایک نبی کا چہرہ دنیا میں نظر آیا ہے۔"

فنانشل کمشنر پنجاب کی حضور سے ملاقات:

۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء کی صبح کو سر جیمز ولسن صاحب فنانشل کمشنر پنجاب ایک روز کے دورہ پر قادیان آئے اور ایک کھلے کیمپ میں قیام کیا اور حضور سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ حضور ۵ بجے شام اپنے بعض خدام کے ساتھ تشریف لے گئے۔ وہاں ملاقات فنانشل کمشنر صاحب کو خوب کھول کھول کر اسلام کی خوبیاں بتائیں اور واضح فرمایا کہ دین اسلام دلائل قویہ اور نشانات آسمانی سے پھیلا ہے اور اسی سے آئندہ پھیلے گا۔ اور جو جنگیں اسلام میں ہوئیں وہ سب دفاعی تھیں۔ اسلام کا تلوار سے پھیلنے کا عقیدہ غلط اور مخالفوں کی اختراع ہے۔ کمشنر صاحب نے بعض دنیاوی باتیں کرنا چاہیں تو حضور نے فرمایا:۔

"آپ دنیاوی حاکم ہیں۔ خدا نے ہمیں دین کے لئے روحانی حاکم بنایا ہے جس طرح آپ ...... کے وقت کاموں کے لئے مقرر ہیں۔ اسی طرح ہمارے بھی کام مقرر ہیں۔ اب ہماری نماز کا وقت ہے۔"

یہ کہہ کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور واپس تشریف لے آئے۔

آخری سفر لاہور:

"چشمہ معرفت" کی تصنیف اور بعض دوسری مسلسل علمی و دینی مصروفیات کے باعث آپ کی صحت تشویشناک طور پر گر چکی تھی کہ آپ ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو لاہور میں تشریف لے آئے اور احمدیہ بلڈنگس لاہور میں قیام فرما ہو کر تقاریر و نصائح کا آغاز کر دیا۔ یہ حضور کی آخری سفر تھا جس میں شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب، مسٹر محمد علی صاحب جعفری، [illegible] ریگ، مسٹر فضل حسین صاحب اور بعض دوسری نامور شخصیات آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور آپ کی زبان مبارک سے مقدس کلمات سننے کی سعادت پائی۔ ۱۷ مئی کو آپ نے ایک بڑے جلسہ میں رؤسائے لاہور کو تبلیغ فرمائی۔ جس سے وہ از حد متاثر ہوئے ۲۵ مئی کو حضور نے آخری پرجلال تقریر فرمائی جس کے آخری الفاظ یہ تھے:۔

"عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے۔ ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی کو آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔"

پیغام صلح:

قیام لاہور میں حضور نے دو قومی نظریہ کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالنے اور مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق سے رہنے کے لئے ایک رسالہ "پیغام صلح" تصنیف فرمایا۔ جس میں صاف لفظوں میں یہ بھی واضح فرما دیا کہ:۔

"ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔"

وصال مبارک:

حضور کی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (رضی اللہ عنہا) نے اس آخری سفر لاہور سے قبل قادیان میں خواب دیکھا کہ:۔

"میں نیچے اپنے صحن میں ہوں اور گول کمرہ کی طرف جاتی ہوں تو وہاں بہت سے لوگ ہیں جیسے کوئی خاص مجلس ہو۔ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ دروازے کے پاس آئے اور کہا بی بی جاؤ ابا سے کہو کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لائے ہیں اور آپ کو بلاتے ہیں۔ میں اوپر گئی اور دیکھا کہ پلنگ پر بیٹھے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت تیزی سے لکھ رہے ہیں اور ایک خاص کیفیت آپ کے چہرے سے ہے۔ پُر نور اور پُر جوش۔

(باقی صفحہ ۔۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مہدی موعودؑ اور آپ کا عہد مبارک

(بقیہ صفحہ ۴)

میں نے کہا ابا مولوی عبدالکریمؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور آپ کو بلا رہے ہیں۔ آپ نے لکھتے لکھتے نظر اٹھائی اور مجھے کہا جاؤ کہو یہ مضمون ختم ہوا اور میں آیا۔

اس آسمانی خبر کے عین مطابق ۲۵ مئی کو "پیغام صلح" کا مضمون ختم ہوا اور اگلے روز صبح نو بجے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور آپ اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات کے وقت حضور کی عمر مبارک سوا تہتر سال کے قریب تھی۔ دن منگل کا تھا اور شمسی تاریخ ۲۶ مئی (۱۹۰۸ء) تھی جو ایک جدید تحقیق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یوم وصال بھی ہے۔

خدا نما اخلاق و شمائل:۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ (جو آپ کے برادر نسبتی تھے) فرماتے ہیں:۔

"میں نے آپ کو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ۲۷ برس کا جوان تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر، آپ سے زیادہ خلیق، آپ سے زیادہ نیک، آپ سے زیادہ بزرگ، آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کیلئے دنیا پر ظاہر ہوا اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی۔ اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات سچی کہی تھی کہ "کان خلقہ القرآن" تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اس طرح کہہ سکتے ہیں کان خلقہ حب محمد واتباعہ"۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

انتخاب قائدین ۱۳۵۶-۵۸ / ۱۹۷۷-۷۹

قائدین مقامی کے انتخابات اگلے دو سال ۱۳۵۸ش کیلئے یکم اکتوبر تک ہونے تھے جملہ قائدین علاقہ، قائدین اضلاع اور قائدین مقامی سے التماس ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ سب جگہ انتخاب ہو چکے ہیں۔ اگر کہیں انتخاب ابھی تک نہیں ہوا تو براہ کرم فوری طور پر انتخاب کروا کے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو رپورٹ بھجوائیں۔ نئے عہدیداران بعد منظوری سالانہ اجتماع کے بعد چارج لیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک جدید اور احمدی بچے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تحریک جدید ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں بچوں کو بھی حصہ لینا چاہیئے۔ چنانچہ اس ضمن میں بچوں کی طرف سے بھی بڑی پیاری پیاری مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ایک صاحبزادی عزیزہ یاسمین الرحمٰن صاحبہ نے اپنی عیدی کی رقم میں سے آٹھ روپے تحریک جدید کے چندہ کے طور پر ارسال فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور تحریک جدید کے صدقہ جاریہ کے عظیم ثواب سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔ جماعت کے دوسرے بچوں کو بھی اپنی ہر خوشی میں تحریک جدید کے مستحقین کی خوشی کو یاد رکھنا چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے آئندہ انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ایک انٹرویو ۱۲ ستمبر کو ہو چکا ہے اور آئندہ انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان نتیجہ کے فوراً بعد اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ اس عرصہ میں جن امیدواران کی درخواستیں موصول ہونگی ان کو انفرادی طور پر بھی اطلاع دی جائے گی۔ اس لئے جن طلباء نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے اور وہ اپنی زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں وہ فوری طور پر مقامی جماعت کے امیر صاحب کی معرفت اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں نیز میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان سے بھی مطلع فرمائیں تا ان کو انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے ماموں مکرم محمد حسین صاحب دارالیمن ربوہ ۹ ستمبر کو سول ہسپتال فیصل آباد میں بعمر قریباً ۷۰ سال وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ۴۲ سال تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زمینوں پر ناصر آباد اور محمود آباد (سندھ) کے باغات میں بطور مالی خدمات بجا لاتے رہے۔ یکم جنوری ۱۹۷۷ء کو مستقل طور پر ربوہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ یکم مارچ ۱۹۷۷ء کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے باغ واقع احمد نگر میں بطور مالی کام کرنا شروع کیا۔ ۵ ستمبر کو ربوہ آتے ہوئے ایک حادثہ میں گردہ اور مثانہ پر شدید چوٹیں آئیں۔ فوری طور پر فیصل آباد پہنچایا گیا جہاں رات کو گردہ کا اپریشن ہوا لیکن باوجود کوشش کے پیشاب جاری نہ ہو سکا اور آپ ۹ ستمبر کو بروز جمعۃ المبارک اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ۱۰ ستمبر کو بعد نماز عشاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(ممتاز حسین امتیاز۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم مجید احمد بشیر ایم۔ ایس سی سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو سکوٹر سے گر جانے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں نیز اس کی والدہ معدہ اور دل کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ دونوں پر دورے پڑ رہے ہیں سخت تشویش ہے احباب سے ہر دو کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی ڈپٹی اسسٹنٹ سی ایم اے راولپنڈی)

۲۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ والدہ محترم برادرم ایم ظفر اللہ صاحب آفیسر سٹیٹ بنک آف پاکستان کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور ضعف بڑھتا جا رہا ہے جو قابل تشویش ہے۔ آپ حضرت میاں خدا بخش صاحبؓ بھیروی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہلیہ ہیں اور خود بھی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد عمر بشیر احمد۔ ربوہ)

۳۔ میرے بہنوئی بشیر احمد صاحب اختر عرصہ پانچ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد اور کامل شفایابی نیز درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود مجیبہ اصغر اختر سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

مجالس خدام الاحمدیہ فہرست تجنید ۳۰ ستمبر تک مرکز میں پہنچا دیں۔ (مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزاھم اللہ احسن الجزاء

بڑی خوشی کی بات ہے کہ امسال بھی بہت سے بھائیوں اور بہنوں کو اپنی طرف سے اور اپنے عزیز بچوں کی طرف سے چندہ وقفِ جدید سو فیصد ادا کرنے کی سعادت رمضان المبارک میں نصیب ہوئی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نیز ایک طرف سے حسب وعدہ ان سب سابقون کے لئے ۲۹ رمضان المبارک کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعاءِ خاص کی درخواست کی گئی تھی جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا فرمانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ارحم الراحمین ان تمام مخلصین کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے جن کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے اور انہیں دُنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین۔ اسی طرح وہ بہنیں، بھائی اور بچے جو کسی مجبوری کے باعث سابقون کے اس خصوصی زُمرہ میں شامل نہیں ہو سکے اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات بھی دُور فرمائے اور آئندہ انہیں بھی مسابقت کے ہر میدان میں قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے آئندہ انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پہلا انٹرویو ۱۲ ستمبر ۱۹۷۷ء کو ہو چکا ہے اور جن طلباء کو میٹرک کے تسلی بخش نتیجہ کی شرط کے ساتھ منتخب کیا گیا ہے ان کی پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔

جو طلباء میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں اور اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اُن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فوری طور پر وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تا جامعہ میں اُن کی پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ میٹرک کے نتیجہ کے بعد باقاعدہ انٹرویو لے کر ان کے داخلہ کا حتمی فیصلہ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ ناصرہ قریشی کا نکاح عزیزم مکرم چوہدری ندیم احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی ابن مکرم چوہدری ظفر الحسن صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال میں پڑھا۔ احباب اِس نکاح کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد احمد قریشی
فلپس الیکٹریکل انڈسٹریز ۳۹ گارڈن روڈ کراچی ۳

ولادت

خاکسار کی بیٹی لیڈی ڈاکٹر نصیرہ محمود سلمہا کے ہاں دوسرا بچہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۷ء کو لندن میں پیدا ہوا ہے۔ نومولود کا نام حارث مسعود اللہ میر تجویز ہوا ہے۔ نومولود حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) رضی اللہ عنہ کا پڑنواسہ اور حضرت میراں بخش صاحب رضی اللہ عنہ آف شیخ پور (گجرات) کا چوتھی پشت میں پوتا ہے۔ میرے داماد محمود اللہ میر صاحب اِن دنوں جنوبی امریکہ میں مقیم ہیں۔

سب بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، لمبی عمر والا، صحتمند اور صاحبِ اقبال بنائے اور وہ والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

خاکسار (لیڈی ڈاکٹر) مسز محمودہ نذیر احمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس آنرز گولڈ میڈلسٹ
آرام باغ روڈ کراچی ۱

مکرم قریشی عطاء اللہ صاحب سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم قریشی عطاء اللہ صاحب سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چند دن دل کے عارضہ میں مبتلا رہنے کے بعد بعمر قریباً ۶۱ سال ۲۷ ستمبر کو تین بجے بعد دوپہر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۸ ستمبر کو دس بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں دیگر احباب کے علاوہ جملہ کارکنان صدر انجمن احمدیہ شامل ہوئے جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ نے دعا کرائی۔

مکرم قریشی صاحب مرحوم کا آبائی وطن قادیان تھا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت قریشی شیخ محمد صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ بہت نیک، مخلص، خاموش طبع اور بے نفس انسان تھے۔ پہلے صدر انجمن احمدیہ کے دیگر مختلف محکموں میں اور پھر سالہا سال تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بڑے اخلاص اور اَن تھک محنت کے ساتھ کام کرتے رہے۔ گذشتہ اپریل میں ریٹائر ہونے کے بعد اِن دنوں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں کام کرتے تھے۔ اپنی اہلیہ صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑیں جن میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی شادی شدہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم قریشی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل دے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اپنی نوعیت کا واحد ادارہ
نسیم سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، بلڈنگ پینٹر، راج پائپ فٹر (پلمبر سینیٹری فٹنگ) ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ) لاہور۔
بیکار مت بیٹھئے، کوئی ہنر سیکھئے
ہم عاجز سے بندے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں کہ سارے پاکستان میں یہ کورسز صرف ہم سکھاتے ہیں۔ ہمارے ادارے سے ہنر سیکھ کر اب تک چار سو سے زیادہ آدمی مختلف ریکروٹنگ ایجنسیوں کے ذریعے پچھلے چھ ماہ میں باہر جا چکے ہیں اور ملک کے لئے زرمبادلہ کما رہے ہیں نیز ہم ان ریکروٹنگ ایجنسیوں کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے اپنے آدمی ہمارے پاس ٹریننگ کے لئے بھیجے۔ خیال رکھیں کہ اگلے چار سالوں میں تقریباً ۲۰ ہزار ہنر مند کاریگروں کی ضرورت صرف مشرق وسطیٰ کے ممالک کو ہوگی۔ آئیے ہم آپ کو ہنر مند بناتے ہیں۔ داخلہ جاری ہے۔
احمدی حضرات کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت
نسیم سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، بلڈنگ پینٹر، راج پائپ فٹر (پلمبر سینیٹری فٹنگ) ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ)
اندرون موچی دروازہ بازار لال کھوہ لاہور

برائے توجہ لجنہ اماء اللہ

ہر ضلع کی صدر صاحبہ کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اپنے ضلع کی لجنات سے چندہ ممبری لجنہ، چندہ سالانہ اجتماع اور چندہ ناصرات الاحمدیہ کے بقایا جات جلد از جلد جمع کر کے بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴